M.A.LIBRARY, A.M.U.
U5051

عفو گنہم بنا توانی کردند	زیں جاست کہ کوہ را بکاہے بخشند

مقدمہ

ائمہ علم نے جواز میں اس وقوع تکفیر ذنوب کے کلام کیا ہے حضرت نے حق میں اہل بدر کے فرمایا تھا ان اللہ طلع علیہم فقال اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم رواہ ابن ابی شیبۃ باسناد حسن یہ صیغہ جزم کا ہے اور صحیحین میں لفظ لعل اللہ آئی ہے صیغہ امر کا اسجگہ واسطے تکریم کے ہے یعنی بدری سے جو کام ہوگا بموجب اس وعدہ صدق کے وہ اس گناہ پر ماخوذ نہوگا یا اونکے اعمال سئیہ مغفور ہو جاتے ہیں گویا سرے ہی سے صادر نہیں ہوئے یا وہ لوگ محفوظ ہیں کہ اونسے کوئی سئیہ نہیں ہوتا ہے اور طبرانی کا لفظ فانی غافر لکم ہے اور عروہ کا لفظ مرسلاً فساغفر لکم سے ہے مراد اس غفران سے مغفرت آخرت ہے ورنہ دنیا میں کسی سے حد ساقط نہیں ہوتی ہے قرطبی نے کہا ہے وجود صلاحیت سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ جس چیز کا وہ صالح ہے وہ وقوع میں بھی آئے ولہذا اہل بدر باوجود اس بشارت کے ہمیشہ اعمال اہل جنت کرتے رہے اور اگر کسی سے کوئی سئیہ ہو بھی گیا تو اوس نے جلد توبہ کرلی اور یہ قول کہ وہ صدور گناہ سے محفوظ ہیں ٹھیک نہیں ہے مسطح بدری تھے اور عائشہ کے قذف میں مبتلا ہوئے اور قصہ نعیمان کا مشہور ہے اور حاطب بن بلتعہ نے جو کیا وہ بھی معلوم ہے اس سے معلوم ہوا کہ مراد استقبال ہے نہ ماضی اور لانا صیغہ ماضی کا واسطے تحقق کے ہے قدامہ بن مظعون نے ایام عمر رضی اللہ عنہ میں شراب پی تھی اور محدود ہوئے تھے اور دربارہ صوم یوم عرفہ آیا ہے کہ مکفر ذنوب دو سالہ ہے سال گذشتہ و سال آیندہ اس سے معلوم ہوا کہ تکفیر قبل وقوع کے بھی جائز ہے عائشہ کو یہ دعا دی تھی اللھم اغفر لعائشۃ ما تقدم من

ذنبھا وما تاخر وما اسررت وما اعلنت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ رواہ ابن حبان
اور عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا غفر اللہ لک ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت وما اخفیت وما ابدیت وما ھو کائن الی یوم القیامۃ اخرجہ
ابن ابی شیبۃ مرسلا وھو قوی ولہ شواھد یہ دعا دلیل ہے جواز وقوع
پر اور شب قدر افضل ہے ہزار ماہ سے تعمدا بعض لوگ بعض شب ہاے سال تمام مین بہ نسبت
اس شب کے زیادہ عمل کرتے ہین پہر بہی عمل کرنا اس رات مین افضل ہوتا ہے غیر سے تیس ہزار
درجہ تک اس مغفرت کو بعض اہل علم نے صغائر پر حمل کیا ہے اور کہا ہے کہ کبائر بے توبہ کے
مغفور نہین ہوتے ہین اور استثناء کبائر کا حدیث وضو مین نزدیک مسلم کے آیا ہے فتح الباری
مین کہا ہے کہ یہ اوسکے حق مین ہے کہ صغائر وکبائر دونون رکہتا ہے اور جسکے نزدیک صغائر ہین
وہ مکفر ہوجاتے ہین اور جسکے نزدیک کبائر ہین اونکو تخفیف کرکے بمقدار صغائر کردیتے ہین اور
جسکے لئے نہ صغائر ہین نہ کبائر اوسکے حسنات زیادہ ہوجاتے ہین انتہی علقمی نے کہا حدیث
من قام رمضان ایمانا واحتسابا الخ بظاہر شامل صغائر وکبائر ہے وبہ جزم
ابن المنذر اور بعض نے کہا ہے مختص بصغائر ہے وبہ جزم امام الحرمین اور بعض نے کہا ہے
اگر صغیرہ نہین کیا ہے تو کبائر مین تخفیف کیجاتی ہے علی قاری کہتے ہین شاید ماخذ انکا یہ آیت
ہے ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم لکن مذہب اہل سنت
کا یہ ہے کہ سوا ے شرک کے سب معاصی زیر مشیت ہین اور جزم مغفرت کا خلاف قاعدہ
فقہ کے ہے اور اس سے سفہاء کو جرأت بڑہتی ہے ہان ظاہر الفاظ سے غلبہ رجا کا عموم مغفرت
مین اخذ کرسکتے ہین انتہی فتح عمیق مین کہا ہے کہ شرک بخشا نہین جاتا اور جو سوا شرک کے ہے
وہ مغفور ہوتا ہے اور کیا تعجب ہے کہ استثناء کبائر کا باعتبار احکام دنیا کے ہو اسلئے کہ

دنیا مین بالاجماع عفو نہین ہے بلکہ حدود و تعزیرات و قصاص جاری ہوتے ہین اور ظاہر احکام آخرت عموم ہے بسبب عموم آیت و شمول رحمت کے حالانکہ تخفیف کبائر کی وقت انعدام صغائر کے نزدیک جمہور کے ثابت ہے سو یہ تخفیف اگر سرحد سقوط و تجاوز تک پہنچ جاے تو جائز ہے کوئی اس بلوغ سے مانع نہین ہے اہل بصیرت جانتے ہین کہ منجملہ کبائر کے بعض حقوق خدا کے ہین اور بعض حقوق عباد کے جنکا قضا کرنا چاہیے مجرد حج سے تکفیر اونکی نہین ہوتی ہے ہان جو ایسے حقوق ہین جنکا استدراک نہین ہو سکتا ہے جیسے شرب خمر و نحوہا یا فقدان اہل حق یا عدم قدرت استحلال پر وہان امید غفران کی ہے اگر حج مبرور ہو تو ریشتی نے کہا ہے کہ اسلام ہادم ہر مظلمہ و گناہ ہے صغیرہ ہو یا کبیرہ مگر حج و ہجرت مکفر مظالم نہین ہین اور حدیث محمول ہے ہدم صغائر پر اگرچہ محتمل کبائر کی بھی بشرط توبہ کفر کے ہے اور بعض نے کہا ہے کہ اسلام بھی ہادم حقوق عباد نہین ہوتا ہے وبہ قال عیاض اور ابن عبد البر نے کہا ہے کہ تکفیر خاص ہے ساتھ صغائر کے اور جسنے عام کہا اور کبائر کو بھی شامل رکھا اوسنے غلطی کی انتہی فتح عمیق مین کہا ہے کہ حق اللہ وہ ہے جس سے عام عباد کے نفع کا علاقہ ہو اور کوئی شخص ساتھ اوسکے مختص نہو جیسے حرمت زنا اور حق عبد وہ ہے جس سے مصلحت خاصہ کا تعلق ہو جیسے حرمت مال غیر انتہی اور بعض اشیاء مین یہ دونون حق جمع ہو جاتے ہین جیسے زنا کہ باعتبار تحریم کے حق اللہ ہے اور باعتبار مصلحت خاصہ کے حق عبد ہے یا جیسے سرقہ اور تفریح القلوب مین حج کو مکفر کبائر کہا ہے اور تکفیر مظالم عباد کو مختلف فیہ ٹھیرایا ہے بعض نے کہا حج مکفر جملہ صغائر و کبائر حقوق خدا ہے نہ مکفر حقوق عباد مین کہتا ہون حدیث ان الاسلام یہدم ماکان قبلہ وان الہجرۃ تہدم ماکان قبلہا وان الحج یہدم ماکان قبلہ شامل ہے جملہ صغائر و کبائر کو اسلئے کہ حرف ما صیغہ اعم عموم کا ہے نزدیک اہل اصول کے

اور ظاہر لفظ اسکو چاہتا ہے کہ حقوق خدا و عباد دونون منہدم ہوجائین لکن اوراحادیث سے مواخذہ کا حقوق عباد پر ہونا دار آخرت مین ثابت ہے اسلئے حدیث حق عباد مخصص اس عموم کی ہوگی رہے کبائر حقوق خدا سو توبہ اونکی مکفر ہوتی ہے اور بطریق خرق عادت یہ بھی ممکن ہے کہ بے توبہ بھی مکفر ہوجائین لکن تعین کبائر کی اور تشخیص مرتکبین کی نہین ہوسکتی ہے اور تکفیر صغائر کی غالبًا بے توبہ بھی ہوتی رہتی ہے ان الحسنات یذھبن السیئات ذلک ذکری للذاکرین حدیث مین آیا ہے کہ جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان سیئات ما بینہما کی تکفیر کرتے ہین معہذا جو کہ امر بالتوبہ بطریق وجوب کے کتاب وسنت مین وارد ہے اسلئے یہ بہتر ہے کہ مومن ہر کبیرہ و صغیرہ سے تائب و مستغفر رہا کرے یہ ندامت و انابت انشاء اللہ تعالی موجب مغفرت کی ہوگی ؎

رفتند در بہشت بدوزخ اگر روند	جمعی کہ شرمساری تقصیر بردہ اند

کتاب الطہارة

حدیث عثمان مین فرمایا ہے لایسبغ عبد الوضوء الا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر رواہ ابن ابی شیبة والبزار واسنادہ حسن مراد اسباغ سے یہ ہے کہ پورا وضو کرے اسمین شک نہین ہے کہ موسم سرد مین آب سرد سے مثلًا پورا وضو کرنا اوسی شخص سے بنیگا جسکو امید مغفرت گناہان گزشتہ و آیندہ کی ہوگی اور حدیث ابو ہریرہ مین اسباغ وضو کو ماحی خطایا و رافع درجات فرمایا ہے رواہ مسلم والترمذی اور حدیث عثمان مین رفعًا آیا ہے کہ جس نے اچھی طرح وضو کیا اوسکی خطائین بدن سے نکلگئین یہانتک کہ ناخن کے نیچے سے متفق علیہ اسکی تفصیل عضو وار حدیث ابو ہریرہ مین نزدیک مسلم کے آئی ہے یہ احادیث شامل ہین گناہ گزشتہ و آیندہ و خرد و بزرگ کو لکن دوسری روایت عثمان

مین مالم یؤت کبیرۃ آیا ہے رواہ مسلم اس سے فقط غفران صغائر کا سمجھا گیا

کتاب الصلوٰۃ

حدیث سعد بن ابی وقاص مین فرمایا ہے جس نے اذان سُنکر یون کہا اشھد ان لا الہ الا اللہ رضیت باللہ ربًا وبالاسلام دینا وبمحمد صلعم نبیاً وفی روایۃ رسولا تو اوسکے اگلے پچھلے گناہ سب بخشدئے جاتے ہین رواہ ابو عوانۃ ومسلم واھل السنن نووی نے کہا ہے کہ جمع کرنا درمیان لفظ نبیا و رسولا کے مستحب ہے اور اگر ایک ہی پر اقتصار کیا تو عامل بالحدیث ہوا انتھی مین کہتا ہون کہ بہتر یہی ہے کبھی نبیا کہے اور کبھی رسولا یہی اولی ہے جمع سے عمر رضی اللہ عنہ رفعًا کہتے ہین کہ جب موذن اللہ اکبر کہے اور تم مین کوئی تا آخر اذان اوسی طرح سچے دل سے کہے تو وہ جنت مین جائیگا رواہ مسلم اور حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے تم جب اذان سنو تو اوسیطرح کہو جسطرح کہ موذن کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو جو کوئی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اوس پر دس بار درود کرتا ہے پھر اللہ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کہ یہ ایک درجہ ہے جنت مین لائق نہین مگر ایک بندہ کو بندگان خدا سے اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ مین ہی ہون جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اوسکے لئے شفاعت واجب ہوگئی رواہ مسلم ۵

آواز موذن چو شنیدی بشتاب	کاین بانگ صلائے خوان رحمت باشد

فصل تامین

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہین جسکی آمین فرشتون کی آمین کے موافق ہوگئی اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ مسلم وابن ماجہ

لکن لفظ ما تاخر فقط روایت نجد بن نصر مین نزدیک ابن وہب کے آیا ہے پس لیس ؎

صلوۃ الضحی

حدیث علی مرتضی مین رفعًا آیا ہے جس نے دو رکعت ضحی پڑہین ایمان و احتساب کی راہ سے اوسکے سارے گناہ اگلے پچھلے بخشے گئے اخرجہ آدم ابن ایاس حافظ ابن حجر نے کہا اسکی اسناد سخت ضعیف ہے مین کہتا ہون یہ حدیث ابو ہریرہ سے رفعًا یون آئی ہے من حافظ علی شفعۃ الضحی غفرت ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ وروی نحوہ ابو داؤد عن معاذ الجہنی لفظ زبد البحر سے کثرت ذنوب کی ثابت ہے اور لفظ ذنوب سے یہ نکلتا ہے کہ سب طرح کے گناہ بڑے چھوٹے مغفور ہو جاتے ہین کیونکہ جہان کثرت معاصی کی ہوگی وہان صغائر کبائر سب ہی ہونگے اور تقدم و تاخر بھی ضرور ہوگا ؛

فضل قراءت بعد نماز جمعہ

انس کہتے ہین حضرت نے فرمایا جسنے بعد سلام پھیرنے امام کے دن جمعہ کو قبل اسکے کہ پاؤن پھیرے فاتحہ و قل ہو اللہ و معوذتین کو سات سات بار پڑہا اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اخرجہ ابو عبد الرحمن السلمی حافظ نے کہا اسکی اسناد مین ضعف شدید ہے اور بعض روایات مین حفظ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری آیا ہے اور ابو ہریرہ کا لفظ غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ الاخری وفضل ثلثۃ ایام آیا ہے رواہ مسلم مرفوعًا۔

فضل صلوۃ التسبیح

اس نماز کے ثبوت و عدم ثبوت مین بڑا اختلاف ہے ہر طرف ایک جماعت گئی ہے اور حدیث
ابن عباس جو اس باب مین نزدیک ابو داؤد کے اور حدیث ابی رافع نزدیک ابن ماجہ و ترمذی کی
آئی ہے وہ نزدیک ائمۂ حدیث کے ضعیف ہے اور جسنے اوسکو صحیح کہا ٹھیک نہین کہا اسیوجہ سے
بعض محققین کے نزدیک یہ حدیث موضوع ہے پس جزری نے کیا خوب فیصلہ اوسکا فرمادیا ہی کل من لہ
ممارسة لکلام النبوة لابد ان یجد فی نفسه من هذا الحدیث ما یجد وقد
جعل الله فی الامر سعة عن الوقوع فیما هو متردد بین الصحة والضعف
والوضع وذلك بملازمة ما صح فعله او الترغیب فی فعله صحة لا شك فیها
ولا شبهة وهو الکثیر الطیب انتهی اس حدیث مین ذکر غفران گناہان اول و آخر
و قدیم و حدیث و خطا و عمد و صغیر و کبیر و ستر و علانیہ کا آیا ہے ایک شان و نشان وضع کا
یہ بھی ہوتا ہے کہ عمل قلیل پر اجر کثیر مترتب ہو۔

کتاب الصیام

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے جسنے قیام کیا رمضان کا ایمان و احتساب کی راہ سے اور
روزہ رکھا رمضان کا تو بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے رواہ احمد اسکو مسلم نے بھی کئی
طرق سے بدون لفظ ما تاخر کے روایت کیا ہے بخاری مین یہ لفظ نہین ہے لیکن نسائی مین
یہ زیادت آئی ہے یہ قیام عام ہے تراویح و تہجد کو۔

فصل قیام عشرہ آواخر رمضان

حدیث عبادہ بن صامت مین فرمایا ہے شب قدر عشر بواقی رمضان مین ہوتی ہے جو کوئی اُن

شبون مین بیچ سے وجہ اللہ قیام کرتا ہے اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے جاتے ہین رواہ احمد حافظ ابن حجر نے کہا اسکے رجال ثقات ہین مگر سند مین انقطاع ہے بعض نے کہا ہے کہ لیلۃ القدر کی فضیلت اوسی کو ملتی ہے جسکو اللہ تعالی اوسپر مطلع کرتا ہے اگر کسی شخص نے اوس شب مین قیام کیا اور شب کو نہ پہچانا تو اوسکو یہ فضیلت نہ ملیگی لکن اذرعی نے کہا ہے کہ تہجد لیالی عشر مین مستحب ہے تاکہ یقیناً اوسکی فضیلت حاصل کرے انتہی مین کہتا ہون جو احادیث اس باب مین آئی ہین اونکا مقتضا یہی ہے کہ یہ فضیلت حاصل ہوتی ہے اگرچہ بعینہا عارف شب قدر نہو واللہ اعلم*

فضل صوم یوم عرفہ

حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے کہ جسنے روزہ رکہا دن عرفہ کے بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے اور پچھلے اخرجہ ابو سعید النقاش فی امالیہ حافظ نے کہا یہ حدیث ضعیف ہے لکن صحیح مسلم مین ابو قتادہ سے رفعاً یون آیا ہے کہ صوم یوم عرفہ مین گمان کرتا ہون اللہ پر کہ مکفر ہو سال گذشتہ اور سال آیندہ کا*

کتاب الحج

فضل اہلال از مسجد اقصی

حدیث ام سلمہ مین فرمایا ہے جس نے اہلال کیا حج یا عمرہ کا مسجد اقصی سے بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے یا واجب ہوئی اوسکے لئے جنت رواہ ابو داؤد و رواہ البخاری فی تاریخہ الکبیر لکن بالفاظ اخر

فضل حج خالص

حدیث ابن مسعود مین فرمایا ہے جو شخص آیا حج کو اور وہ ارادہ اللہ کا رکھتا ہے بخشے گئے گناہ اوسکے اگلے پچھلے اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ یہ حدیث غریب ہے جابر کا لفظ یہ ہے جس نے پورا کیا نسک اپنا اور سلامت رہے مسلمان اوسکے ہاتھ و زبان سے بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے رواہ ابو یعلی و سندہ ضعیف ؛

فضل نماز در مقام ابراہیم علیہ السلام

کتاب شفا مین یہ حدیث لکھی ہے جس نے پڑہین پیچھے مقام کے دو رکعتین بخشتا ہے اللہ اگلے پچھلے گناہ اوسکے اور حشر کریگا اوسکو دن قیامت کے امن والون مین حافظ نے کہا اسکی سند دیکھنا چاہئے لیکن حدیث عباس بن مرداس سے جو دربارۂ دعاے عرفہ و مزدلفہ نزدیک ابن ماجہ کے آئی ہے یہ مطلب نکلتا ہے اوسمین حضرت نے واسطے مغفرت ظالم کے بھی دعا کی ہے اور وہ دعا قبول ہوئی سمہودی نے کہا اس حدیث کے کسی طریق مین ذکر ما تقدم و ما تاخر کا نہین دیکھا طبری نے کہا یہ محمول ہے توبہ کرنے پر مظالم سے یا عاجز ہونے پر وفاے مظالم سے اور ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات مین گنا ہے لیکن حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث بوجہ سکوت نزدیک ابوداؤد کے صالح ہے شرط حسن پر اور کئی طریق سے آئی ہے بعض طرق عاضد بعض ہین و مثلہ فی الفہم العمیق علی قاری نے کہا حمل تبعات کا اسیجاہ صغائر پر چاہیے جمعاً بین الروایات ؛

فضل نظر بجانب کعبہ

ابن جماعہ نے اپنے منسک کبیر مین کہا ہے کہ حضرت نے فرمایا جسنے نظر کی طرف خانۂ خدا کے ایمان و

احتساب کی راہ سے اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور حشر اوسکا دن قیامت کے امن والون مین ہوگا اسکو حسن بصری نے بھی اپنے رسالہ مین لکھا ہے لکن سند من نظر کرنا چاہیئے کیسی ہے*

کتاب الاذکار والقراءۃ

فضل آخر سورۂ حشر

حدیث انس مین فرمایا ہے من قرء اخر سورۃ الحشر غفر لہ ماتقدم من ذنبہ وما تاخر رواہ الثعلبی فی تفسیرہ حافظ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے*

فضل تعلیم قرآن باولاد

حدیث انس مین رفعاً آیا ہے کہ جسنے سکہایا قرآن اپنے فرزند کو بخشے گئے اگلے پچھلے گناہ اوسکے الحدیث رواہ الطبرانی حافظ نے کہا اسکی سند مین ایک راوی نامعروف ہے*

فضل تسبیح وتکبیر وتہلیل

حدیث ام ہانی مین سو سو بار تسبیح وتکبیر کہنے پر وعدہ مغفرت گناہ گذشتہ وآیندہ کا فرمایا ہے رواہ ابو الشیخ بطولہ حافظ نے کہا اسکی سند ضعیف ہے*

کتاب الجہاد

فضل رباط

ایک حدیث انس کی دربارۂ رباط عکہ نام شہر کے رفعًا آئی ہے رواہ ابو الحسین الرہبی لکن حافظ نے اوسکو منکر کہا ہے اور آثار وضع کے اوسپر ظاہر ہین *

فضل تودّاعی

اس بارہ مین حدیث ابن عمر رفعًا یون آئی ہے کہ جو لے چلا کسی اندھے کو چالیس قدم تک اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابن منذہ فی امالیہ حافظ نے کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابن الجوزی نے اسکو موضوعات مین گنا ہے اسجگہ یہ فایدہ یاد رکھنا چاہیئے کہ محاورۂ سلف مین جسطرح اطلاق لفظ کراہت ولاینبغی کا حرمت وتحریم پر آتا ہے اسیطرح اطلاق لفظ ضعف کا وضع پر بھی ہوتا ہے اور قرینہ مقام وسیاق وسباق کلام سے اہل معرفت اوسکو پہچان لیتے ہین لہٰذا اکثر لوگ بوجہ عدم معرفت اس فائدہ کے کبھی موضوع پر حکم ضعف کا سنکر یہ خیال کرتے ہین کہ اس حدیث کی کچھ اصل ہے حالانکہ یہ بات نہین ہوتی ہے *

فضل سعی در حاجت مسلمان

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے جس نے سعی کی اپنے بھائی مسلمان کے لیئے اوسکے کسی کام مین خواہ وہ کام ہوگیا یا نہوا تو اللہ تعالی اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ عبداللہ الناعم فی فوائدہ اسکو حافظ نے ضعیف کہا ہے اور اذرعی نے موضوع اور یہی بات قوی معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم *

فضل دور کردن خار از راہ

ابوہریرہ رفعاً کہتے ہین اللہ نے ایک شخص کے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے اوسنے مسلمانون کی راہ مین سے ایک شاخ خاردار علیحدہ کردی تھی رواہ ابن حبان وغیرہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

فضل مرض در غربت

مختصر الفردوس مین یہ حدیث لکھی ہے کہ غریب آدمی یعنی مسافر جب بیمار ہوتا ہے تو داہنے بائین آگے پیچھے اپنی نظر کرتا ہے کسی کو نہین دیکھتا کہ اوسکو پہچانے تو اللہ اوسکے اگلے گناہ بخشدیتا ہے حافظ سخاوی نے اسکو مقاصد حسنہ مین طرف فردوس کے منسوب کیا لیکن اسکی سند محتاج نظر ہے یہ حدیث ابن عباس سے رفعاً مروی ہے کذا فی التفریح بعض احادیث مین موت غربت کو شہادت فرمایا ہے لیکن اوسکی سند بھی ضعیف ہے ✦

فضل مصافحہ

حدیث انس مین فرمایا ہے جب دو مسلمان وقت ملاقات کے مصافحہ کرتے ہین اور حضرت پر درود بھیجتے ہین تو وہ جدا نہین ہوتے یہانتک کہ اللہ اونکے اگلے پچھلے گناہ بخشدیتا ہے رواہ ابویعلی وغیرہ لیکن روایت سنن مین ذکر مجرد مغفرت کا بغیر ما تقدم وما تاخر آیا ہے محمد بن خطاب کہتے ہین فقہا نے کہا ہے مصافحہ رکھنا ہی کفدست کا کف دست پر اتنی دیر کہ سلام وسوال غرض سے فارغ ہو اور اختطاف ہاتھہ کا بعد ملاقات کے مکروہ ہے انتہی مین کہتا ہون مصافحہ ایک ہاتھہ سے ہوتا ہے اور دونون ہاتھہ سے مصافحہ کرنا سنت مرفوع سے ثابت نہین ہے ہان ایک اثر مین آیا ہے ابن المبارک نے کہا جسکو مغفرت کی حرص ہو وہ اچھی طرح سے مصافحہ کرے حدیث انس مین آیا ہے کہ حضرت جب کسی کا ہاتھہ پکڑتے تو جبتک ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ

وقنا عذاب النار نہ کتنے ہاتھ نچھوڑتے رواہ ابن السنی ٭

فضل حمد عقب لبس وطعام

معاذ بن انس نے رفعًا کہا ہے جسنے کہانا کہایا پھر کہا الحمد للہ الذی اطعمنی ھذا الطعام ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے اور جسنے کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ الذی کسانی ھذا من غیر حول منی ولا قوۃ اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشے گئے رواہ ابوداؤد ابن حجر نے کہا یہ اسناد حسن ہے ٭

فضل درازی عمر در اسلام

حدیث عثمان مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہا جب پہنچا بندہ میرا چالیس سال کو تو عافیت مین رکہتا ہون مین اوسکو تین بلاؤن سے جنون وجذام وبرص اور جب پچاس سال کو پہنچتا ہو تو اسکا حساب آسان لیتا ہون اور جب ساٹھہ برس کو پہنچتا ہے تو انابت کو طرف اوسکے محبوب کر دیتا ہون اور جب ستر برس کو پہنچتا ہے تو فرشتے اوسکو دوست رکہتے ہین اور جب اسّی برس کو پہنچتا ہے تو اوسکے حسنات لکہے جاتے ہین اور سئیات گرا دئے جاتے ہین اور جب نوّے برس کو پہنچتا ہے تو فرشتے کہتے ہین کہ یہ اللہ کا قیدی ہے زمین مین اور اوسکے اگلے پچھلے گناہ بخشدئے جاتے ہین اور وہ اپنے گہر والون کی شفاعت کرے گا رواہ الترمذی اسکو ابن حبان نے شداد بن اوس سے بھی روایت کیا ہے اور اس باب مین ابوہریرہ وابن عباس وانس وغیرہم سے بھی احادیث مرفوعہ آئی ہین جملہ خصال جنکا ذکر اسجگہہ ہوا ہے ۲۳ خصال ہین اس تفصیل سے ۱ اسباغ وضو ۲ اجابت موذن ۳ تامین ۴ صلوۃ الضحی ۵ قرارت فاتحہ وغیرہ بعد نماز جمعہ ۶ صلوۃ التسبیح

۷ صیام وقیام رمضان ۸ قیام عشرۂ آخر رمضان در جستجوئے شب قدر ۹ صوم یوم عرفہ
۱۰ احرام باندہنا بیت المقدس سے طرف کعبۂ معظمہ کے ۱۱ حج خالص ریا و سمعہ وغیرہا سے
۱۲ نماز پڑہنا مقام ابراہیم مین ۱۳ نظر کرنا طرف کعبۂ مکرمہ کی ۱۴ سکہانا قرآن کا اولاد کو
۱۵ تسبیح وتکبیر وتہلیل کرنا سو سو بار ۱۶ رباط عکہ ۱۷ لیچلنا اندہے کا راہ مین ۱۸ کوشش
کرنا کام مین کسی مسلمان کے ۱۹ دور کرنا کانٹے کا راہ مسلمین سے ۲۰ بیمار ہونا مسافرت مین ۲۱
مصافحہ کرنا مسلمان سے ۲۲ حمد کرنا وقت طعام ولباس کے ۲۳ بوڑہا ہونا حالت اسلام
مین منجملہ ان خصال کے حافظ ابن حجر نے سولہ خصال لکہی ہین اور سیوطی نے اونکو نظم کیا ہے
لکن بعد تنقید روایات کے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحیح وحسن انمین بہت کم اور ضعاف بہت
زیادہ اور بعض موضوع بہی ہین اتنی بات ہے کہ فضائل مین ان خصال حمیدہ کے احادیث
سنن بہی آئی ہین اور اونمین ذکر غفران ذنوب کا ہے مگر بلا قید تقدم وتاخر حاصل یہ ٹہیرا کہ ان
خصال کے بجالانے سے صغائر ذنوب مغفور ہو جاتے ہین اور ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کے
کبائر بہی معاف ہو جائین لکن قیاس کو اسجگہہ دخل نہین ہے کار بر عنایت است باقی بہانہ
صغائر اس کثرت سے ہین جنکا حصر مشکل ہے اسی لئے اہل علم نے اونکی تعداد سے قطع نظر کر کے
فقط تعداد کبائر کی لکہی ہے یہ کبائر دو طرح پر ہین ایک کبائر باطنہ جیسے ناحق کا غصہ اور کینہ
وحسد وکبر وعجب وخیلاء وغش ونفاق وبغی واحتقار مردم وطمع وسخط مقدور وغیرہا یہ سب
ساٹہ یا چہیاسٹہ عدد ہین دوسرے کبائر ظاہرہ یہ سب چار سو ایک کبیرہ ہین استقلالاً ان
سب کا ذکر رسالۂ قواطع وقوارع مین مع دلیل وتفصیل کے آچکا ہے اور شمار انکا نام بنام
خاتمۂ کتاب دلیل الطالب علی ارجح المطالب مین لکہا ہے اور شرح بسیط انکی کتاب زواجر
عن اقتراف الکبائر مین موجود ہے اور مجموعہ ان سب کا چار سو سرسٹہ کبیرہ ہوتے ہین بندہ

ہر دم خطا وار پروردگار رہے اگر ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ پر اوسکی پکڑ ہو اور اعمال صالحہ تکفیر سیئات
کی نکرین تو ہلاک نقد وقت ہے اسلیئے رحمت واسعہ الٰہی نے یہ تقاضا فرمایا کہ سیئات صغیرہ
کی تکفیر حسنات روزمرہ سے ہوتی رہے اور سیئات کبیرہ کے لیئے توبہ وانابت کو مکفر ٹھیرایا ہے
اور بے توبہ بخشدینا کبیرہ کا خرق عادت ہے نہ سنت مستمرہ الٰہی تعالیٰ شانہ اسپر آدمی غرہ نکرے
بلکہ توبہ واستغفار فی الفور بمجرد وقوع گناہ کے بجالائے کہ یہ ایک عمدہ علامت سعادت ونجات
کی ہے اور شرمندگی وندامت ایک امارت ہے صحت عبودیت کی اور فضائل توبہ و استغفار کے
بہت ہین رسائل محو الحوبہ وتفریح الکروب اونپر مشتمل ہین اور خوف ورجا مین رسالہ صدق اللجا
بغایت جامع ونافع ہے حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے قال اللّٰہ تعالیٰ من علم
انی ذو قدرۃ علی مغفرۃ الذنوب غفرت لہ ولا ابالی مالم یشرک بی شیئًا رواہ
فی شرح السنۃ معلوم ہوا کہ سوائے شرک وکفر کے جتنے گناہ ہین سب لیاقت مغفرت کی
رکھتے ہین اور سب سے بڑھکر اس باب مین یہ حدیث مرفوع انس رضی اللّٰہ عنہ ہے قال اللّٰہ
تعالیٰ یا ابن ادم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان فیک ولا ابالی
یا ابن ادم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن
ادم انک لو لقیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئًا لاتیتک بقرابہا
مغفرۃ رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابی ذر وقال الترمذی ہذا
حدیث حسن قرآن شریف بھی اسی مضمون حدیث پر متضمن ہے قال اللّٰہ تعالیٰ
ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اسی جگہہ سے توحید کو راس
طاعات افضل حسنات کہا ہے لکن تحقق ساتھہ توحید خالص کے اور تجنب شرک سے بغایت مشکل
ہے اکثر جاہل لوگ فقط کلمہ پڑھنے کو مسلمانی جانتے ہین اور معنی کلمہ کے معتقد و عامل نہین ہین۔

اسی لئے گرفتار شرک ہوگئے ہین اور بعض لوگ کلمات کفر کو بے تکلف زبان پر جاری کرتے ہین
اور نہین جانتے کہ ایمان اونکا جاتا رہا اور وہ مرتد ہوگئے علمائے حنابلہ نے چارسو کلمے کفر کے لکھے
ہین اور علماء حنفیہ نے اس تعداد سے بھی زیادہ بتائے ہین سو شرک وکفر ایسی چیز ہے کہ اس سے
ایمان جاتا رہتا ہے اور کلمہ گو ہونا یا نمازی وروزہ دار ہونا کچھ نفع نہین دیتا یہ مغفرت ذنوب
متقدمہ ومتاخرہ کی اوسی کے حقمین ہے جو موحد خالص ہے اور جس کسی کے عقیدہ وعمل مین کوئی
قول وفعل شرک وکفر کا آگیا ہے خواہ وہ اوس سے جاہل ہو یا اوسکا عالم تو کوئی گناہ بھی اوسکا
بڑا ہو یا چھوٹا بخشا نہین جاتا ہے بلکہ وہ مستحق خلود نار کا ہوجاتا ہے عیاذا باللہ اسلیئے شان
ایمان دارکی یہ ہے کہ انواع شرک وکفر واقسام بدع وضلالات کو کتب ورسائل اسلام سے بخوبی سمجھ لے
تاکہ حالت غفلت وجہالت مین ایسا نہو کہ کہین سرمایہ ایمان کا ہاتھ سے جاتا رہے اور اسکو خبر تک
بھی نہو یہ بیان شرک کا کتاب تقویۃ الایمان اور اوسکے اخوات مین مذکور ہے اور رد بدعات مین
کتاب تذکیر الاخوان بہت خوب ہے فی الحال آٹھ دس رسائل بیان توحید ورد شرک مین لکھے
گئے ہین اونکے مطالعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ طالب صادق موحد مخلص تارک شرک وبدعت ہوسکتا ہے
اگر توفیق الٰہی بھی شامل حال اوسکے ہو ورنہ ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ہ بالجملہ جس شخص
کو یہ حرص وطمع ہو کہ میرے گناہ اگلے پچھلے معاف ہوجائین اور مین مستحق مغفرت ونجات کا
سمجھا جاؤن اوسکے لئے یہ بات ضرور ہے کہ وہ پہلے اپنا عقیدہ وعمل مطابق ظاہر کتاب وداضح سنت
کے درست کرے پھر جہانتک ممکن ہو موجب اونکے عمل کرے پھر جو گناہ صغیرہ یا کبیرہ براہ جہل و
اغواء نفس وشیطان اوس سے صادر ہوجائین فی الفور بلاتوقف اوسپر نادم پشیمان ہوکر تدارک
اونکا توبۂ صحیحہ واستغفار صادق سے کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ ناجی ہوگا ۹

از پشیمانی مشو غافل کہ روز باز خواست	برگ عیش تست ہر دستی کہ برہم سودہ

گر خطائے از تو سرزد و رپشیمانی گریز	گر خطا نادم نگردیدن خطائے دیگر ست

حدیث شریف مین آیا ہے کہ الندم توبۃ یعنی پشیمان ہونا توبہ ہے پھر جب کہ ان پشیمانی کے ساتھ عزم عدم عود بھی آملتا ہے اور انسان خوف خدا سے ڈر جاتا ہے تو وہ گناہ طاعت کا کام کرتا ہے اور اللہ کو نہایت درجہ خوشی اوسکے توبہ کرنے سے حاصل ہوتی ہے جتنی خوشی کہ کسی شخص کو اپنی چیز گم شدہ کے ملنے سے نہین ہوتی اور اللہ تعالیٰ اُس بندۂ تائب پر مہربان ہوجاتا ہے جسطرح کہ توبہ سے پہلے اوسپر غضبناک تھا

ندامت گنہم دست را رحیم کند	شکست توبہ ام آواز الکریم کند
زبحر معصیتم ابر مغفرت خیزد	کہ زیر سایۂ شرم گناہ خویشتنم
سر پیش فگندن ز گنہ داد نجاتم	صد طاعت ناکردہ بیک سجدہ ادا شد
دل درست اگر ہست آفرینش را	ہمان دل ست کہ از خجلت گناہ شکست

خاتمہ

احادیث تعمیر فی الاسلام مین بطرق کثیرہ حق مین شخص پنجاہ سالہ و شصت سالہ کے یہ آیا ہے کہ اذا بلغ خمسین سنۃ حاسبہ حسابا یسیرا فاذا بلغ ستین سنۃ حببت الیہ الانابۃ رواہ الترمذی عن عثمان اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے فاذا بلغ خمسین سنۃ و ھوالدھر خفف اللہ عنہ الحساب فاذا بلغ ستین سنۃ و ھو فی ادبار من قوتہ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ رواہ الحکیم الترمذی فی نوادر الاصول ابن عباس کا لفظ رفعا یہ ہے فاذا بلغ خمسین سنۃ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ فاذا بلغ ستین سنۃ حببہ اللہ تعالیٰ الی اھل سمائہ وارضہ رواہ الحاکم فی تاریخ نیسابور انس نے رفعا کہا ہے فاذا بلغ خمسین ھون اللہ حسابہ فاذا بلغ الستین رزقہ اللہ الانابۃ

رواہ البیہقی فی کتاب الزہد اسیطرح ان حدیثون مین ذکر شخص ہشتاد سالہ و ہشتاد و سالہ و نود سالہ کا بھی آیا ہے یہ احادیث بتمامہا خاتمۂ دلیل الطالبین مین مذکور ہین جو کہ مناسب میری عمر کے یہی الفاظ تھے اسلئے اسجگہہ یہی الفاظ لکھے گئے اور غالب اعمار اس امت کی یہی ساٹھہ ستر سال پایا ہین اسکے ہوتی ہین اور ایسے لوگ جو اسی نوے برس کو پہنچین بہت کم ہوتے ہین میری ولادت بلدۂ بریلی مین نانا کے گھر ۱۹ جمادی الاولی ۱۲۴۸ھ کو ہوئی اب ۱۳۱۰ھ ہجری ماہ شوال ہے اس حساب سے مین فی الحال سال پنجاہ و ہفتم مین ہون مجھے اللہ سے یہ امید ہے کہ مجھکو انابت بخشے اور توفیق توبہ و استغفار کی لطف فرمائے اور اگر مین اوس عمر تک پہنچون کہ جسکو اللہ دوست اور اہل سماء دوست رکھتے ہین تو یہ اوسکا فضل ہے وکان فضل اللہ علی کبیرا مین اسجگہہ شمار منن منان رحمن کا نہین کر سکتا اور نہ اوسکے فضل و کرم کی گنتی بتا سکتا ہون اسلئے کہ وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا اگرچہ ذکر بعض منن کا مینے کتاب ابقاء المنن بالقاء المحن مین کیا ہے اور اس امر کا بھی مقر ہون کہ اون پہاڑ برابر نعمتون اور تفضلات کے مقابلہ مین آجتک ابتدائی تکلیف سے باوجود اس طول عمر کے ذرہ برابر بھی شکر خدا کا مجھسے ادا نہین ہوا ہے ؎

از دست و زبان کہ بر آید	کز عہدۂ شکرش بدر آید

اور مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ مین سراسر گرفتار دام معصیت ہون اگرچہ دل سے کارہ ہون لیکن ظاہر حال مین بلاشک و شبہہ آلودۂ ذنوب ہون اور میرے گناہ بھی اتنے ہین کہ زمین کی تہہ سے آسمان کی چوٹی تک پہنچ گئے ہین بقول کسے ؎

از جرم ما مپرس چہ مقدار و چند بود	ما کوہ قاف را بتراز و گذاشتیم

معہذا احادیث لا ابالی جو در بارۂ غفران ذنوب لاتناہی باستثناء شرک آئی ہین بشارت سامان

اسلئے تمام امید میری رب کریم و رحمٰن رحیم سے یہ ہے کہ میرے عذرات و قبحات سے
تجاوز فرمائے اور میرے عجز بحر کو اگلے ہون یا پچھلے اپنی رحمت تامہ سے محو کر دے
اور مجھسے وہ کام لے کہ جسکے سبب سے میرے سئیات مبدل بحسنات ہو جائین ع یہ طلب تو
اپنی طرف سے ہے اور ادہر سے دیکھئے کیا ملے * حدیث عائشہ مین فرمایا ہے ان العبد
اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ متفق علیہ آہ مین عمر ہفت و پنجاہ سال کو پہونچا
لکن ہنوز پیر نابالغ ہون اور یہ پیری میری صبح کاذب ہے الا ان یتغمدنی اللہ برحمتہ
فان رحمۃ اللہ واسعۃ وکرمہ عمیم وفضلہ جسیم **رباعی**

یارب منم و دست تہی چشم پر آب	جان دادہ و دل سوختہ و سینہ کباب
نامہ سیئہ و عمر تبہ کار خراب	از روے کرم بفضل خویشم دریاب

وآخر دعوانا ان الحمد للہ اولا وآخرا اللہم اجعل عمری آخرہ —

تمت

صحت نامہ تبشیر العاصی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۸	۴	ابن ایاس	ابن ابی ایاس	۱۲	۶	التعلی	الثعلبی
″	۱۴	ببینہ	بینہ	۱۳	۵	منذہ	مندہ
۱۱	۱۵	جمیعا	جمعا	۲۰	۱	سرو	سروہ

تمت بالخیر

ص ۲۱ م
۲۹۷۶۳

This book was taken from the Library on the date last stamped. A fine of 1 anna will be charged for each day the book is kept over time

G18.-1.97. D

A.M.U LIBRARY

MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U

۵۰۵۱

URDU STACKS

URDU STACKS

Date	No.	Date	No